زیارت امام علی رضاؑ اہل سنت کی نظر میں

سید علی عمران رضوی

۱۱/ذیقعدکو دنیائے اسلام کے آٹھویں برحق ومعصوم امام حضرت علی رضا علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی سالگرہ کا مبارک دن ہے، ہمارے چودہ بزرگوارمعصومین علیہم السلام میں سے امام علی رضاؑ کی واحد ذات ہےجن کے وجودمبارک نے سرزمین ایران میں اپنی ابدی آرام گاہ کے ذریعے ایرانیوں کو افتخار بخشا ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے بیشمارفضائل وکرامات ہیں۔ یہ کرامات فقط امامؑ کی زندگی ہی سے مختص نہیں ہیں بلکہ شہادت کے بعدبھی علمائے اہل سنت کی تصریح کے مطابق امام علی رضاؑ کی قبرمبارک تیسری و چوتھی صدی ہجری سے آج تک علمائے اہل سنت وشیعہ کےتوسل و زیارت کے سبب قابل عظمت و احترام رہی ہے۔اس روضہ سے تمام لوگ شفا حاصل کرتے ہیں، انہیں کے بیانات کے مطابق لوگوں کی زیارت وتوسلات میں ہر سال اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ امام علی رضاؑ کے روضہ مبارک کی زیارت کے سلسلے میں حضرت محمد مصطفیؐ اور اہلبیت علیہم السلام کی طرف سے بیشمار روایتیں اورحدیثیں وارد ہوئی ہیں۔چند ماہ قبل میں نے امام علی رضاؑ کے روضہ پر جاکر زیارت کی تو دیکھا کہ مرقد مطہر امام رضاؑ پر آپ کے چاہنے والوں کا سیل رواں ہے کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ جب امامؑ کے ضریح مقدس کو بآسانی بوسہ دے سکیں۔امام علی رضاؑ کی زیارت کےمتعلق علمائے اہل سنت کی بیشمار روایتیں کتابوں میں موجود ہیں ، اس سلسلے میں معتبر علمائے اہل سنت کی روایتیں نقل کی جارہی ہیں تاکہ وہابیت کے بے بنیاد تو ہمات اور الزامات پر خط بطلان کھینچا جا سکے۔

چوتھی صدی ہجری کے ابوبکر بن خزیمہ شافعی متوفی ۳۱۱ھ وہ عالم ہیں جو اہل سنت کے نزدیک ایک خاص اہمیت وعظمت کے حامل ہیں انھیں لوگ شیخ الاسلام ،امام الامۃ ، حافظ، فقیہ وغیرہ جیسے القاب سے نوازتے ہیں اورعلم،حدیث،فقہ واتقان میں موصوف کی مثالیں دی جاتی ہیں۔۱ اور ابوعلی ثقفی شافعی متوفی ۳۲۸ھ کو امام محدث ،فقیہ ،شیخ خراسان، اللہ کی حجت جیسے القاب سے یاد کیا جاتا تھا جو ان کی عظمت واہمیت پردلالت کرتا ہے۔ ۲ اس سلسلے میں حاکم شافعی نیشاپوری رقمطراز ہیں:

”سمعت محمد بن المؤمّل بن حسن بن عیسی یقول :خرجنا مع امام اهل الحدیث ابی بکر بن خزیمة وعدیله ابی علی الثقفی مع جماعة من مشایخنا ،وهم اذ ذاک متوافرون الی زیارة علی بن موسی الرضا بطوس، قال:فرأیتُ من تعظیمه (ابن خزیمة) لتلک البقعة و تواضعه لها و تضرّعه عندها ما تحیّرنا“۔ذاک بمشهد من عدّة من آل سلطان و آل شاذان ابن نعیم وآل الشنقشین و بحضرة جماعة من العلویّة من اهل نیسابور و هراة و طوس و سرخس، فدوّنوا شمائل ابی بکر محمد بن اسحاق عند الزیارة و فرحوا و تصدّقوا شکراً للّٰه علی ما ظهر من امام العلماء عند ذالک الامام والمشهد وقالوا باجمعهم :لولم یعلم هٰذا الامام انّه سنة و فضیلة لما فعل هٰذا“۔ ۳؎

یعنی حاکم نیشاپوری عرض کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن مؤمل سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز اہل حدیث کے امام، رہبر ابوبکر بن خزیمہ اور ابوعلی ثقفی اوراپنے دیگر اپنے استادوں اور بزرگوں کے ساتھ شہر طوس میں حضرت امام علی رضاؑ کی قبر پر زیارت کے لیے گئے۔ محمد بن مؤمل کہتے ہیں کہ ابن خزیمہ کا حضرت امام رضاؑ کی قبر پر گریہ و زاری اورتوسل و احترام اس قدر زیادہ تھا کہ ہم سب لوگ تعجب کرنے لگے۔یہ عمل سلطان کے خاندان کے حضور اور خاندان شاذان ،خاندان شنقشین میں نیشاپور،ہرات و سرخس کے شیعوں اورعلویوں کے سامنے انجام پایا۔سب نے ابن خزیمہ کے اس عمل کو دیکھا اور ثبت و ضبط کیا جو انہوں نے حضرت امام رضاؑ کے روضہ مبارک پر انجام دیئے۔ابن خزیمہ کی اس روش اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر کی زیارت سے تمام لوگ بہت خوش ہوئے ۔ اورشکر خدا میں صدقات دیئے۔اور سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ اگر یہ کام اہلبیتؑ کی قبروں کے سامنے آہ و بکا، احترام ،واضع اور تعظیم سنت نہ ہوتا اورفضیلت نہ رکھتا تو کبھی بھی ابن خزیمہ اس کام کواس طرح انجام نہ دیتے۔

ابن حبان بستی شافع متوفی ۳۵۴ھ کا چوتھی صدی ہجری کے علمائے اہلسنت میں شمار ہوتا ہے۔ انھیں امام،حافظ، شیخ خراسان،علم فقہ،لغت و حدیث کا ستون اورعقلائے رجال جیسے القاب سے تعبیر کیا

جاتا ہے۔ ۴؎ ابن حبان وہ شخص ہے کہ جس نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں فرزند رسولؐ امام حسینؑ کے قاتل یزید بن معاویہ کو افراد ثقہ میں شمار کیا ہے۔ ۵؎ امام علی رضاؑ کے متعلق اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں کہ

"علی بن موسی الرضا ابو الحسن من سادات اهل البیت و عقلائهم و جُلّة الهاشمین و نُبلائهم ،یجب ان یُعتبر حدیثه اذا روی عنه ... قد زرته (قبره) مراراً کثیرة وماحلّت بی شدّة فی وقت مقامی بطوس فزرتُ قبر علی بن موسی الرضا ،صلوات الله علی جدّه و علیه، ودعوت اللّٰه ازالتها عنّی الّااستجیب لی، زالت عنّی تلک الشدّة و هٰذا شیء جرّبته مراراً فوجدته کذالک ،اماتناالله علی محبّةالمصطفیٰ و اهل بیته"۔ ۶؎

یعنی حضرت علی بن موسیٰ الرضا ابو الحسنؑ اہلبیتؑ کے بزرگان و عقلاء اور ہاشمی خاندان کے بزرگوں اور شرفاء میں سے ہیں، جب ان سے کوئی روایت نقل ہو تو اس پر اعتبار کرنا واجب ہے.... میں نے کئی مرتبہ ان کی قبر مطہر کی زیارت کی ہے۔ اور شہر طوس میں میرے قیام کے دوران جب کبھی بھی مجھ پر کوئی مشکل پڑی تو میں نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا اور آپ کے جد بزرگوار کی قبر کی زیارت کی اور خداوند عالم کی بارگاہ میں اپنی مشکل کے حل کے لیے دعا مانگی تو ہر مرتبہ ایسا ہی ہوا، خداوند عالم ہمیں محبت رسولؐ و آل رسولؐ پر موت عطا کرے۔

پانچویں صدی ہجری کے ایک عالم اہلسنت محمد بن علی بن سہل کا شمار شافعی مذہب کے بزرگوں میں ہوتاہے ۔ان کی شخصیت کے بارے میں ذہبی شافعی اس طرح تحریر کرتے ہیں "العلامه، شیخ الشافعیه . . وهو من اصحاب الوجوه" ان کے بارے میں حاکم نیشا پوری یہ بھی تحریر کرتے ہیں:

"سمعت ابا الحسن محمد بن علی بن سهل الفقیه یقول: ما عرض لی مهمّ من امر الدین والدنیا، فقصدتُ قبر الرضا لتلک الحاجة، و دعوتُ عند القبر الّا قُضیت لی تلک الحاجة و فرّج الله عنّی ذالک المُهمّ . . . وقد صارت التی هٰذه العادة ان اخرج الی ذالک المشهد فی جمیع ما یعرض لی، فانّه عندی مجرّب۔" ۷؎

یعنی میں نے ابوالحسن محمد بن علی بن سہل فقیہ سے سنا ،وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو جب کبھی

بھی کوئی دینی و دنیاوی مشکل پیش آئی ۔میں اس وقت اپنی حاجت روائی کے لیے حضرت علی رضاؑ کی قبر مطہر کا ارادہ کیا اور آپ کی قبر کے نزدیک جاکر دعا کی وہ حاجت پوری ہوئی ۔اور خدا وند عالم نے میری وہ مشکل آسان کردی۔.... یہ میری عادت بن چکی تھی کہ میں ہر مشکل مسئلہ میں آپ کی زیارت کے لیے جاتا اور حاجت طلب کرتا کیونکہ یہ عمل میرے نزدیک مجرّب ہے۔

پانچویں صدی ہجری کے ایک اور عالم اہلسنت حاکم نیشاپوری شافعی،امام علی رضاؑ کی زیارت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

”و قد عرّفنی اللّٰہ من کرامات التُربة خیر کرامةٍ، منھا : انّی کنتُ متقرساً لا اتحرّک الّا بجُھدٍ فخرجتُ و انصرفتُ الٰی نوقان بخفّین من کرابیس، فاصبحتُ من الغد بنوقان و قد ذھب ذالک الوجعُ و انصرفتُ سالماً الی نیسابور۔“ ۸؎

یعنی پروردگار عالم نے مجھے اس تربت اقدس اور قبر مطہر کی کئی کرامات دکھائیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب میں جوڑوں کی خشکی و درد میں مبتلا ہوا اور بڑی مشکل سے چلتا تھا ۔میں گھر سے باہر آیا اور حضرت کی قبر اقدس کی زیارت کی اور ٹاٹ کی جوتیاں پہن کر پاپیادہ نوقان پہنچا ،رات وہیں پر گزاری اور صبح نمودار ہوئی تو میرا تمام درد ختم ہو چکا تھااور میں صحیح و تندرست نیشاپور واپس آیا۔

جوینی شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن قاسم نیشاپوری سے نقل کیا ہے۔

”سمعت الشیح اباالحسن محمد بن القاسم الفارسی بنیسابور قال: کنتُ (انکر)علی من قصد المشھد بطوس للزیارة !و اصررتُ علی ھذا الانکار، فاتّفق انّی رأیتُ لیلةً ،فیما یری النائم کانّی بطوس فی المشھد ، ورأیت رسول اللّٰہ قائماً و رأ صندوق القبر یصلّی فسمعت ھاتفاً من فوق و (ھو) ینشد و یقول:

من سرّہ ان یری قبراً برؤیته   یفرّج اللّٰہ عمّن زار(ہ) کربه
فلیات ذالقبر انّ اللّٰہ اسکنه   سُلالةً من رسول اللّٰہ منتجبه

وکان یشیر فی الخطابالی رسول اللّٰہ قال:فاستیقظتُ من نومی کانّی غریق فی العرق فنادیتُ غلامی یسرج دابّتی فی الحال فرکبتھا و قصدتُ الزیارة و تعّودتُ فی کلّ سنةٍ مرّتین،قلت :اروی ھذہ الرؤیا وجمیع مرویّات السلّار ابی الحسن مکّی بن منصور بن علان الکرجی ،عن الشیخ محیّ الدین عبد المحی بن ابی البرکات الحربی اجازةً بروایتہ عن الامام مجد الدین یحی بن الربیع بن سلیمان بن حرازالواسطی اجازةً عن ابی زرعہ طاھر بن محمد بن طاھر بن علیّ المقدسی، عنہ اجازةً"۔ ۹

یعنی محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا کہ جو حضرت امام علی رضاؑ کی زیارت کے قائل نہ تھے اور میں لوگوں کو آپ کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ میں مشہد میں ہوں اور حضرت امام رضاؑ کی قبر مطہر کے نزدیک حضرت رسولؐ اکرم نماز میں مشغول ہیں اسی وقت اچانک ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے: جو شخص چاہتا ہے کہ کسی قبر کو دیکھے اور اس کی زیارت کرے کہ خداوند عالم اس کی مشکلات کو دور کردے تو اس صاحب قبر کے پاس آئے ، خداوند عالم نے اس کو یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ یہ رسولؐ خدا کے سلالہ و ذریت اور منتخب افراد میں سے ہے۔اس وقت پیغمبرؐ کی طرف اشارہ تھا۔

محمد بن قاسم عرض کرتے ہیں کہ میں خواب سے اٹھا تو پسینے میں شرابور تھا۔میں نے اسی وقت اپنے غلام کو آواز دی اور کہا کہ ابھی میری سواری کو امام رضاؑ کی زیارت کے لیے آمادہ کرو۔ چنانچہ میں امام رضاؑ کی زیارت کے لیے گیا۔اس کے بعد ہر سال دو مرتبہ حضرت امام علی رضاؑ کی زیارت کو جایا کرتا تھا۔

میں نے اس خواب اور تمام مراسلات سلار ابی الحسن مکی بن منصور بن علان کرجی کو شیخ محی الدین عبد الحی بن ابی البرکات حربی کے ذریعے کہ جن کو اجازہ روایت حاصل ہے، امام مجد الدین یحی بن ربیع بن سلیمان بن حزار واسطی سے اور خود ان کو اجازہ حاصل ہے، ابوزرعہ طاہر بن علی مقدسی سے، نقل کیا ہے۔

جوینی شافعی نے ابونصر موذن نیشاپوری سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں اس قدر

سخت بیماری میں مبتلا ہوا کہ جس کے سبب میری زبان بند ہوگئی۔اور بات چیت نہ کرسکتا تھا۔ میرے ذہن میں خیال آیا کہ حضرت امام علی رضاؑ کی زیارت کو جاؤں اور حضرت کی قبر کے پاس نماز پڑھ کر انہیں وسیلہ قرار دیتے ہوئے دعا کروں کہ خداوند عالم مجھے اس بیماری سے نجات دے، میں زیارت کی نیت سے نکلا اور حضرت امام رضاؑ کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ کے سرہانے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز پڑھی، اسی دوران خداوند عالم سے گریہ وزاری کی حالت میں صاحب قبر کا واسطہ دے کر دعا مانگتا رہا اور شفا طلب کرتا رہا کہ پروردگار مجھے اس بیماری سے شفا عطا فرمائے اور میری زبان کی گرہ کو کھول دے کہ اچانک مجھے حالت سجدے میں نیند آگئی، میں نے خواب میں دیکھا گویا چاند شق ہوا، اس میں سے ایک انتہائی خوبصورت بزرگ برآمد ہوئے اور میرے قریب آکر کہا اے ابونصر کہو: "لااله الّا اللّٰہ "میں نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ میں یہ کلمہ کیسے کہہ سکتا ہوں میں گونگا ہوں بول نہیں سکتا ہوں ،وہ بزرگ سخت لہجے میں بولے کہ تم قدرت خدا سے انکار کررہے ہو کہو "لااله الّا اللّٰہ" اچانک میری زبان کھل گئی اور میں کہا "لا اله الّا اللّٰہ" اور پھر میں پروردگار کے شکرانے کے طور پر مشہد سے اپنے گھر نیشاپور تک پیدل آیا اور راستے بھر زبان پر یہی کلمہ" لا اله الّا اللّٰہ "تھا اور اس کے بعد میری زبان کبھی بند نہ ہوئی۔ ۱۰

دسویں صدی ہجری کے عالم اہل سنت فضل اللہ بن روز بہان خنجی حنفی اصفہانی متوفی ۹۲۷ھ امام علی رضاؑ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں :

"اللّٰھم صلّ و سلّم علی الامام الثامن ،السید الحسنان، السند البرهان، حجة اللّٰه علی الانس والجانّ الّذی هو لجند الاولیاء سلطان،صاحب المروة والجود والاحسان، المتلالئی فیه انوار النّبی عند عین العیان رافع معالم التوحید و ناصب الویة الایمان، الراقی علی درجات العلم والعرفان، صاحب منقبة قوله صلّی اللّٰه علیه واله وسلّم ستدفن بضعة منّی بارض خراسان، المستخرج بالجفر والجامع مایکون و ما کان المقول فی شرف آبائه ستّة آبائه کلّهم افضل من شرب صوب الغمام، المقتدی برسول اللّٰه فی کلّ حال و فی کلّ شان ابی الحسن علیّ بن موسی الرضا ،الامام القائم الثامن الشهید بالسمّ فی الغمّ و البوس المدفون بمشهد طوس . . . اللّٰهم

ارزقنا بلطفک و فضلک و کرمک و امتنانک ،زیارۃ قبرہ المقدس و مرقدہ المؤنس واغفرلنا ذنوبنا و اقض جمیع حاجاتنا برکتہ۔ اللّٰھم صلّی علیٰ سیّدنا محمّد و آل سیدنامحمّد سیّما الامام المجتبی ابی الحسن علیّ بن موسی الرضا و سلّم تسلیماً"۔ [۱۱]

یعنی پروردگارا! آٹھویں امام پر درود و سلام بھیج، حضرت امام علی رضاؑ اہل نیک سیرت و نیک خصلت کے سید و سردار ہیں، محکم دلیل وتمام جن و انس پر اللہ کی حجت ہیں۔ یہ اولیاء الٰہی کے لشکر کے سلطان ہیں، صاحب جود وسخا مروت و احسان ہیں، آپ کے وجود مقدس میں رسولؐ اکرم کے انوار بزرگوں کی آنکھوں کے حضور درخشندہ ہیں، آپ پرچم توحید کو سربلند کرنے والے اور ایمان کے علم کو نصب کرنے والے ہیں۔امامؑ علم وعرفان کے بالاترین درجات میں سیر کرنے والے ہیں،آپ رسولؐ اکرم کی اس فرمائش کے مصداق ہیں'' میرے بدن کا ٹکڑا خراسان کی سرزمین میں مدفون ہوگا'' آپ علم جفر و جامع کو ایجاد کرنے والے اور ما کان و مایکون یعنی زمان ثلثہ کا علم رکھنے والے ہیں، آپ وہ ہیں جن کے آباء و اجداد کا شرف یہ ہے کہ آپ کے چھ آباء وہ ہیں کہ جو ہر اس چیز سے کہ جس نے آسمانی پانی نوش فرمایا، افضل ہیں ،آپ ہر حال ہر کام اور ہر امر میں رسولؐ خدا کی اقتداء کرنے والے ہیں۔ آپ ابو الحسن علی بن موسیٰ الرضا ،امام القائم ثامن ہیں، آپ کو زہر دغا سے عالم غربت میں شہید کردیا گیا اور شہر طوس میں دفن کیا گیا۔ پروردگارا اپنے لطف وکرم اورفضل و احسان کے ذریعے مجھے حضرت کے روضہ مبارک ومرقد منور کی زیارت کی توفیق عنایت فرما، اور حضرت کی برکت کے صدقہ میں ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری تمام حاجات کو پورا فرما۔

امام علی رضاؑ کی زیارت کی فضیلت کے سلسلے میں جناب عائشہ کی ایک روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا:

"من زار ولدی بطوس فانّما حجّ مرّۃ ،قالت مرّۃ؟ فقال مرّتین، قالت: مرّتین؟ فقال: ثلاث مرّاتٍ فسکتت عایشۃ، فقال :ولو لم تسکتی لبلغتُ الی

سبعین"۔ ۱۲

یعنی جو شخص میرے بیٹے کی طوس میں زیارت کرے گا گویا اس نے ایک حج انجام دیا، حضرت عائشہ نے کہا: ایک حج؟ رسولؐ اکرم نے فرمایا: دو حج، حضرت عائشہ نے کہا دو حج؟ آپ نے فرمایا: تین حج۔ جناب عائشہ خاموش ہوگئیں، حضرت رسولؐ اکرم نے ارشاد فرمایا: اگر خاموش نہ ہوتیں تو میں ستّر حج تک بیان کردیتا۔

مجموعی طور یہ کہنا حق بجانب ہے کہ آج بھی امام رضاؑ کے روضہ پر تمام اسلامی فرقوں کے علماء اور عوام کا ایک جم غفیر ہے ۔حضرت پیغمبرؐ اسلام اور اہل بیت علیہم السلام کی احادیث اور تاکید کی وجہ سے اہل سنت کے تمام فرقوں کے علماء حضرت امام علی رضاؑ کی قبر مطہر کی زیارت کرنے کے لیے اور ان سے توسل وگریہ وزاری کے لیے اپنی حاجتیں بر آنے اور مشکلات کی برطرفی اور مریضوں کی شفایابی کے لیے آتے ہیں۔

حوالے:

۱۔ ذہبی شافعی: سیر اعلام النبلاء، ج/ ۱۴، ص ۳۶۵۔۳۷۷

۲۔ ذہبی شافعی: سیر اعلام النبلاء، ج/ ۱۴، ص ۲۸۰۔۲۸۲

۳۔جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریّتہم، ج/۲، ص ۱۹۸، ح/ ۴۷۷، بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی

۴۔ ذہبی شافعی: سیر اعلام النبلاء، ج/۱۶، ص ۹۲

۵۔ابن حبان بستی شافعی: الثقات، ج/ ۲ ص ۳۰۶۔

۶۔ابن حبان بستی شافعی: الثقات، ج/ ۸ ص ۴۵۷

۷۔جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریّتہم، ج/۲، ص ۲۲۰، ح/ ۴۹۶، بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی

۸۔جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریّتہم، ج/ ۲، ص ۲۲۰، ح/ ۴۹۶، بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

۹۔جوینی شافعی: فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین والائمۃ من ذریّتہم، ج/ ۲، ص ۱۹۷، ح/ ۴۷۵، بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

۱۰۔جوینی شافعی :فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول السبطین والائمۃ من ذرّیّتھم، ج/۲،ص۲۱۷، ح/۴۹۱، بنقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

۱۱۔خنجی حنفی اصفہانی: وسیلۃ الخادم الی المخدوم درشرح چہاردہ معصوم،ص ۲۲۳۔

۱۲۔قندوزی حنفی: ینابیع المودۃ لذوی القربیٰ، ج/ ۲ ،ص۳۴۱

☆☆☆